۶۔ سوراج قائم کرنے کا عہد

رائے ریشور کا مندر : رائے ریشور کا یہ مندر پونہ کے جنوب مغرب میں بڑی سہانی جگہ پر واقع ہے۔ ۱۶۴۵ء میں وہاں ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا۔ شیواجی مہاراج اور قرب و جوار کی وادیوں میں رہنے والے کچھ ماولے وہاں جمع ہو گئے اور گھنے جنگلوں میں جھاڑیوں سے گھرے ہوئے اس سنسان مندر میں مشورے کرنے لگے۔ وہ شیواجی مہاراج کے ساتھ کیا مشورے کر رہے تھے؟ شری شنکر سے وہ کون سی مراد مانگ رہے تھے؟

نوجوان شیوبا کی جوشیلی باتیں : شیواجی مہاراج عمر میں چھوٹے ضرور تھے لیکن ان کے ارادے مضبوط اور بلند تھے۔ انھوں نے ایک بڑے کام کا بیڑہ اُٹھایا۔ انھوں نے مندر میں جمع ہونے والے اپنے ساتھیوں سے پُراثر انداز میں کہا، ''ساتھیو! کیا میں آج تمھیں اپنے دل کی بات کہوں؟ میرے والد شاہ جی راجے بیجاپور کے سردار ہیں۔ انھوں نے ہی مجھے یہاں کی جاگیر کا حق دیا ہے۔ سب کچھ بہتر طور پر ہو رہا ہے۔ لیکن ساتھیو! مجھے اس میں ذرّہ برابر خوشی محسوس نہیں ہوتی ہے۔ کیا ہم سلطان کی دی ہوئی وطن داری سے مطمئن ہیں؟ کیا ہم دوسروں کے رحم و کرم پر جیتے رہیں گے؟ ہمارے اطراف غیروں کی حکومتیں ہیں، ان میں آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان لڑائیوں میں ہمارے ہی لوگ مارے جاتے ہیں۔ خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ ملک برباد ہوتا ہے۔ اتنا سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود ہمیں اس کا کیا پھل ملتا ہے؟ فقط غلامی! ہم یہ سب کب تک برداشت کرتے رہیں؟ دوسروں کے لیے کب تک اپنے آپ کو قربان کریں؟ تم ہی بتاؤ کیا جاگیر اور وطن داری کے لیے یہ سب ہم یوں ہی جاری رہنے دیں؟''

شیواجی مہاراج یہ تمام باتیں بڑے جوش سے کہہ رہے تھے۔ ان کا چہرہ دِلی جذبات سے تمتما رہا تھا۔ بولتے بولتے وہ رُک گئے اور اپنے نوجوان ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگے۔ رائے ریشور کے مقام پر جمع ہونے والے نوجوان ماولے مہاراج کی باتیں سن کر جوش اور ولولے سے بھر گئے۔ اُنھیں ایک نئی روشنی ملی تھی۔ ان میں سے ایک نوجوان بولا، ''کہو، چھوٹے راجا کہو! ہم سے اپنے دل کی بات کہو۔ تم جو کہو گے ہم وہی کرنے کے لیے تیار ہیں۔'' سارے بہادر اور جوشیلے نوجوانوں نے ایک آواز میں کہا، ''ہاں راجے کہو۔ تم جو کہو گے ہم کریں گے۔ ضرورت پڑنے پر ہم اپنی جان بھی قربان کر دیں گے۔''

سوراج کے قیام کے لیے حلف : ماولوں کی ان باتوں سے شیواجی مہاراج کی ہمّت بڑھی۔ ماولوں کی جانب دیکھتے ہوئے شیواجی مہاراج نے پُرمسرّت لہجے میں کہا، ''ساتھیو! ہماری منزل طے ہو گئی ہے۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں سخت کوشش کرنی ہوگی۔ ضرورت پڑنے پر اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ ہمارا نصب العین ''ہندوی سوراج'' کا قیام یعنی تمھارے، میرے اور سب کے لیے آزاد حکومت قائم کرنا ہے۔ غیروں کی غلامی اب ہم برداشت نہیں کریں گے۔ آؤ! ہم اس مندر میں رائے ریشور کو گواہ مان کر عہد کریں کہ سوراج کے قیام کے لیے ہم اپنا سب کچھ نچھاور کر دیں گے۔''

سارا مندر شیواجی مہاراج کی آواز سے گونج اُٹھا۔

سوراج قائم کرنے کا عہد

اُنھوں نے کہا، ”بھگوان کی مرضی ہے کہ ہندوی سوراج قائم ہو۔“ آخر میں شیواجی مہاراج نے پورے عزم سے کہا، ”آؤ ہم بھگوان کی مرضی کو پورا کریں۔“

سارے ماولے سوراج کے قیام کی قسم کھا کر ہی مندر سے باہر نکلے۔ شیواجی کی چھاتی فخر سے پھول گئی تھی۔ پونہ آتے ہی وہ فوراً لال محل میں ماتوشری جیجاماتا کی خدمت میں پہنچے اور ساری باتیں جیجابائی سے کہہ سنائی۔ یہ باتیں سن کر ان کی والدہ کو بڑی خوشی ہوئی اور انھیں یہ یقین ہوگیا کہ ان کا بال راجے ان کے دل کی تمنّا پوری کرے گا۔

ماول کی وادیوں میں جمع ہونا : شیواجی مہاراج اپنے مقصد کی تکمیل میں لگ گئے۔ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ گھُڑدوڑ، تلوار بازی، پہاڑوں میں قریبی راستے اور گھاٹیوں میں خفیہ راستے تلاش کرنے میں مصروف ہوگئے۔ شیواجی مہاراج نے ماولے نوجوانوں کا دل جیت لیا۔ ماولے نوجوانوں میں شیواجی اور مقبول ہوگئے۔ انھوں نے طے کرلیا کہ وہ شیواجی مہاراج کے لیے جئیں گے اور شیواجی مہاراج کے لیے مریں گے۔ شیواجی مہاراج کا جوش و خروش سمندر میں اُٹھتی ہوئی موجوں کے مانند بڑھ گیا۔ انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پونہ کے اطراف کے سارے قلعوں کا بغور معائنہ کیا۔ خفیہ راستوں، سرنگوں، تہہ خانوں، گولہ بارُود، ہتھیار اور دشمن کی فوجوں کے ٹھکانوں کی تفصیلی معلومات حاصل کی۔

ماول علاقے کے دوست : بارہ ماول علاقے میں جگہ جگہ دیشمکھ اپنی وطن داری سنبھالے بیٹھے تھے۔ انھیں اپنی وطن داری کا بڑا لالچ تھا۔ وہ وطن داری کے لیے آپس میں لڑا کرتے تھے۔ ان لڑائیوں میں مراٹھوں کی طاقت فضول ضائع ہورہی ہے، اس کا شیواجی مہاراج کو شدید احساس تھا۔ انھوں نے اس پر روک لگانے کا تہیہ کیا۔ وہ دیشمکھوں کے گاؤں جاتے، ان سے ملتے اور ان کے دِلوں میں سوراج کے مقصد کو اُجاگر کرتے۔ بڑی محبت اور شفقت سے انھوں نے دیشمکھوں کو اپنا ہم خیال بنالیا۔ کچھ لوگوں نے زبردست مخالفت کی، لیکن شیواجی مہاراج نے کسی نہ کسی طرح انھیں بھی سوراج کی اہمیت کا احساس دلایا۔ مراٹھوں کے آپسی جھگڑوں کو ختم کیا۔ ہر کوئی ان کا احسان ماننے لگا۔ ماول گھاٹی کے جُھنجار راؤ مرل، ہیبت راؤ شلملکر، باجی پاسلکر، وِٹھوجی شتولے، جیدھے، پائےگُڑے، باندل وغیرہ دیشمکھوں کی جماعت شیواجی مہاراج کی فرماں برداری کرنے لگی۔ ماول علاقے میں ’سوراج‘ کی تحریک تیزی سے پھیلنے لگی۔

شیواجی مہاراج کی شاہی مُہر : شیواجی مہاراج کے نام سے جاگیر کا انتظام شروع ہوا تھا۔ شاہ جی راجے نے شیواجی مہاراج کے نام کی شاہی مہر تیار کرلی تھی جس پر حسبِ ذیل عبارت کندہ تھی :

”جس طرح پہلی تاریخ کا چاند دن بہ دن بڑھتا جاتا ہے، اسی طرح شاہی مہر کی عظمت میں اضافہ ہوگا۔ شاہ جی کے بیٹے شیواجی مہاراج کی یہ مہر لوگوں کی بھلائی کے لیے ہے اور سوراج کے قیام کا اشارہ بھی۔“

شاہی مہر

اس زمانے میں شاہی مہریں زیادہ تر فارسی زبان میں تیار ہوتی تھیں، لیکن شیواجی کی یہ مہر سنسکرت زبان میں تھی۔ سوراج کے ساتھ ساتھ زبان بھی اپنی ہی ہونی چاہیے، اپنا دھرم ہونا چاہیے، لیکن دوسرے مذہب سے حسد یا جلن کا جذبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ماول علاقے کے تمام لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ شیواجی مہاراج عوام کی بھلائی اور خوش حالی چاہتے ہیں۔

مشق

۱۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) پونہ کے جنوب مغرب میں .... کا مندر بڑی سہانی جگہ واقع تھا۔

(ب) بارہ ماول علاقے میں جگہ جگہ .... اپنی وطن داری سنبھالے بیٹھے تھے۔

(ج) شاہ جی راجے نے شیواجی مہاراج کے نام کی .... مہر تیار کرلی تھی۔

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) رائے ریشور کے مندر میں شیواجی مہاراج نے پورے عزم سے کون سی بات کہی؟

(ب) جیجابائی کو کس بات کا یقین ہو گیا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے کن باتوں کی تفصیلی معلومات حاصل کی؟

(د) شیواجی مہاراج کو کس بات کا شدید احساس تھا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج کا مقصد کیا تھا؟

(ب) شیواجی مہاراج اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے کیا کرنے لگے؟

عملی کام :

استاد کی مدد سے سوراج کے قیام کے واقعے کی مزید معلومات حاصل کیجیے۔

56TG31